نظرات

گھر گھر میں ٹیلی ویژن اور اس پر مار دھاڑ پر مبنی فلموں نے معاشرہ کا اس قدر بُرا حال کر دیا ہے کہ قتل، دادری، چوری، ڈکیتی، زناکاری کے واقعات کی بھرمار نے بیسویں صدی کے انسان کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ اور اب اکیسویں صدی آرہی ہے اس میں ایک سائنسی اندازہ کے مطابق انسانیت سوز حرکات اس قدر عام ہو جائینگی کہ دنیا میں عام آدمی کو زندگی آرام و چین سے بسر کرنے کے لئے صرف خواب و خیال کی دنیا ہی میں گھومنا پڑے گا۔ زندگی اس پر تنگ ہو جائیگی اور اسے دنیا میں ایسی گھٹن محسوس ہوگی کہ جس سے وہ جینے کے بجائے اپنی موت کو ہی ترجیح دینا اپنے لئے بہتر سمجھے گا۔ چنانچہ ترقی یافتہ ماڈرن ممالک میں ابھی سے آسان موت کے لئے دوائیاں اور انجکشن بنانے کی تیاری شروع ہوگئی ہیں۔ آئے دن اخبارات میں یہ بات معلوم کر کے کوئی حیرت نہیں ہوتی کہ اچھے خاصے انسان نے بیٹھے بٹھائے اپنے آپ کو گولی مار کر ختم کر دیا۔ یا پنکھے سے لٹک کر خودکشی کر لی اور یا پھر کسی بلند و بالا عمارت سے چھلانگ لگا کر کود کر اپنے آپ کو موت کی دہلیز پر پہنچا دیا ـــــ یہ واقعات اکا دکا سال دو سال میں پہلے بھی سننے کو ملتے تھے لیکن آج حال یہ ہے کہ کسی بھی شہر یا ملک کے روزانہ اخبار میں ایسی ہی خبریں زیادہ ملیں گی جس میں خودکشی کے واقعات ہوں۔

جب دنیا میں سائنس دانوں نے ہوائی جہاز ٹی وی ریڈیو ایجاد کیے تو ماڈرن انسان ایسا اترایا کہ جیسے اس نے اپنی فلاح کا راستہ چن لیا۔ مگر کچھ ہی عرصہ بعد ماڈرن انسان کو محسوس

ہوا کہ یہ سب ایجادات انسانوں کے لئے جہاں باعث راحت ہیں وہاں انکی وجہ سے برائیاں اور خرابیاں بھی ایسی ہیں کہ انسان کے لئے ان ایجادات کی پھر کوئی اہمیت ہی باقی نہیں رہتی ہے بلکہ اس کے مضر اثرات سامنے آنیکے بعد تو انسان اس سے پناہ مانگنے ہی پر مجبور ہے۔

خدا شناسی، خدا پرستی سے ماڈرن انسان جب دور ہوا تو اس نے اپنے آپ کو خود ہی تباہی و بربادی کے غار میں دھکیل دیا۔ اور سائنسی ایجادات پر ایسا اکڑا کہ وہ نظام قدرت کو بھول کر اس پر سوالیہ نشان لگانے لگا لیکن جب ان ایجادات نے اپنی پول کھولدی تو اب انسان جاگا اور اسے حقیقت کا احساس ہوا۔ آج کا "ماڈرن انسان" اب اپنے سکون کے لئے جگہ کا متلاشی بن گیا ہے جنگلوں میں فارم ہاؤس کی شکل میں جگہ بنا کر رہنے پر مجبور ہے جہاں دُور دُور تک کسی دوسرے انسان کی صورت نظر نہ آئے اور بولی سننے کو نہ ملے۔ یہ ہے خدا سے دور ہونیکی ماڈرن انسان کی بدنصیبی۔ اب خدا کو ڈھونڈھ رہا ہے جسے اس نے پہلے اپنے سے دور کر دیا تھا اب خدا کی پناہ میں آنا چاہتا ہے۔

دن دہاڑے بھیڑ بھاڑ علاقوں میں خون خرابہ چلتے پھرتے آدمیوں کا قتل، نوزائیدہ بچوں کا اغوا ان کو ان کی ماؤں کی گود سے چھین کر لیجانا یہ عام بات ہوتی جارہی ہے۔ اگر اس پر جلد قابو نہ پایا تو پھر ہماری یہ سائنسی ترقیاں کس کام کی رہ جائینگی جس سائنسی ترقی میں انسان کو چین و سکون میسر نہ ہو اسے حاصل کرکے اگر ہم نے اپنا وقت ضائع نہ کیا ہے تو اور کیا کیا ہے؟

خداوند تعالیٰ نے انسان کو الگ الگ فطرت سے نوازا، ہر انسان کو الگ دماغ اور الگ دل دیا۔ لیکن سائنسی ایجادات نے ان سب باتوں سے بے پرواہ ہو کر ہر انسان کو ایک ہی جامہ میں رکھنے کا بیڑہ اٹھایا تو اس کا نتیجہ یہ ہونا ہی تھا جو ہم دیکھ رہے ہیں اور آئے دن روزانہ اخبارات میں پڑھ رہے ہیں۔

آخیر میں ہم یہ کہے بغیر نہ رہیں گے اور جسے اب ماڈرن انسانوں نے بھی اچھی طرح سمجھنا